دینِ اسلام کے اہم اور نمایاں اصول
کی طرف انسانیت کی رہنمائی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: اصول الایمان

تالیف: د. عمر بن عبدالرحمٰن بن محمد العمر

مترجم: ممتاز السّلفی

مراجعہ وتصحیح: ابو یاسر محمد بدیع الزماں السّلفی

نظرِ ثانی: ابوحذیفہ حفظہ اللہ

ناشر: مدار القبس الریاض

تعداد: ....

سن اشاعت: ۲۰۱۶ء

دینِ اسلام کے اہم اور نمایاں اصول
کی طرف انسانیت کی رہنمائی

تقدیم
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ
المفتی العام-مملکت سعودی عرب

تقدیم وتقریظ
معالی الشیخ علامہ صالح بن فوزان الفوزان

تالیف
د: عمر بن عبدالرحمٰن بن محمد العمر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از

مفتی اعظم مملکت سعودی عرب

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور درود وسلام ہو، نبی مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر، امابعد:

مجھے ڈاکٹر عمر بن عبدالرحمٰن العمر کی مرتب کردہ کتاب [إرشاد الأنام إلی أصول ومهمات دين الإسلام] سے متعلق معلومات حاصل ہوئیں، یقیناً یہ کتاب حجم میں چھوٹی ہونے کے باوجود توحید اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کے باب میں اہم ترین مسائل پر مشتمل ہے؛ جس میں وضو، نماز، روزہ، اور حج کے احکام اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

یقیناً اس کتاب کو میں نے اپنے فن میں ایک مفید کتاب پایا جسے سوال و جواب کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے اس کی عبارتیں انتہائی سلیس اور آسان ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو اس کتاب کے پڑھنے اور سمجھنے میں کوئی دشواری درپیش نہ ہو، بہتر ہوگا کہ اس کتاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تا کہ غیر عربی داں لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، ، ،

مفتی اعظم مملکت سعودی عرب
صدر سینئر علماء بورڈ ونگراں اعلی علمی بحث وتحقیق وافتاء کمیٹی
عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل الشیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از

جناب عزت مآب علامہ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

الحمد لله، وبعد:

مجھے شیخ عمر بن عبدالرحمٰن العمر کی کتاب بعنوان: [إرشاد الأنام إلى أصول ومهمات دين الإسلام] سے متعلق واقفیت حاصل ہوئی، میں نے اس کتاب کے مختصر ہونے کے باوجود اسے عمدہ اور مفید پایا، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین صلہ اور بدلہ عطا فرمائے اور اس کتاب کی افادیت اور اس کے فیض کو عام کردے۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه

کتبہ

صالح بن فوزان الفوزان

رکن سینئر علماء بورڈ

۱۰/۲/۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

تمام قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں توحید وسنت کا پاسدار بنایا اور درود وسلام ہو اس نبی پر جو سراپا رحمت وہدایت بنکر آئے اور آپ کی آل واصحاب پر.

امابعد:

یقیناً توحید اور اصول دین کا علم حاصل کرنا سب سے ضروری واہم مسئلہ ہے تاکہ اس کے ذریعہ انسان کا عقیدہ صحیح اور درست ہو سکے اور اسکی عبادت مشروع، رضائے الٰہی کے لئے خالص اور شریعتِ محمدیہ کے مطابق ہو سکے، اسی مقصد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ مختصر رسالہ لکھا جو کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہے اور علماء امت وائمہ دعوت کی نفع بخش تحریر کا خلاصہ اور نچوڑ ہے، میں نے اس کا نام [إرشاد الأنام إلی أصول ومهمات دين الإسلام] رکھا ہے، اس رسالہ کو میں نے سوال وجواب کی شکل میں چند ابواب میں تقسیم کیا ہے تاکہ درستگی کو پانے اور سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کام کو اپنی رضاء کیلئے خالص فرمائے اور اپنے بندوں کے لئے مفید بنادے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

دین کے تین اہم بنیادی اصول

سوال 1: دین کے وہ تین بنیادی اصول کیا ہیں جن کی معرفت ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے؟

جواب: دین کے تین بنیادی اصول ہیں؛ جن کی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے، وہ درج ذیل ہیں:

1۔ بندہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرے۔

2۔ بندہ اپنے دین کی معرفت حاصل کرے۔

3۔ بندہ اپنے نبی محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرے۔

سوال 2: تمہارا رب کون ہے؟

جواب: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنی نعمتوں سے میری اور پوری کائنات کی پرورش و پرداخت کی، اور وہی میرا معبود برحق ہے جس کے سوا میرا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔

سوال 3: تم نے اپنے رب کی معرفت کیسے حاصل کی؟

جواب: میں نے اپنے رب کو اس کی نشانیوں اور اس کی مخلوقات سے پہچانا، اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن، سورج اور چاند ہیں، اور اس کی مخلوقات میں سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین، اسی طرح ان میں اور ان دونوں کے درمیان رہنے والے بھی اسکی مخلوق ہیں۔

سوال 4: تمہارا دین کیا ہے؟

جواب: میرا دین اسلام ہے: یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم کرنا، اور اطاعت کے کاموں میں اس کی فرمانبرداری کرنا، اور شرک واہل شرک سے بیزاری کا اعلان کرنا۔

سوال 5: دین کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب: دین کے تین مراتب ہیں:

1۔اسلام 2۔ایمان 3۔احسان

سوال 6: تمہارے نبی کون ہیں؟

جواب: ہمارے نبی محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم ہیں۔ ھاشم قبیلہ قریش سے تھے اور قریش عرب سے تھے، اور عرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہیں ان پر اور ہمارے نبیؐ مکرم پر بے شمار درود اور سلام نازل ہوں۔

ارکان اسلام اور شہادتین کا معنی اور مفہوم

سوال 7: ارکان اسلام کتنے ہیں؟

جواب: ارکان اسلام پانچ ہیں:

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کی گواہی دینا۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ زکواۃ ادا کرنا۔

۴۔رمضان کے روزے رکھنا۔

۵۔ قدرت اور طاقت رکھنے والے کا بیت اللہ کا حج کرنا۔

سوال 8: لا الہ الا اللہ کی گواہی کا مطلب، اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: لا الہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (الحج:62)۔

''یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہیں؛ اور جن کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور بیشک اللہ ہی بلندی والا، کبریائی والا ہے''۔

سوال 9: لا الہ الا اللہ کی گواہی کے کتنے ارکان ہیں، اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: لا الہ الا اللہ کی گواہی کے دو ارکان ہیں:

۱۔ ﴿ لَا اِلٰهَ ﴾ میں نفی ہے۔

۲۔ اثبات [اِلَّا اللّٰهُ] میں ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالی گرامی ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ﴾[البقرة:256]

''جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے اس مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا''۔

اس آیت کریمہ میں: ﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ ﴾ نفی کی دلیل ہے۔

اور ﴿ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ ﴾ اثبات کی دلیل ہے۔

سوال 10: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شروط کیا ہیں؟ (کی کتنی شرطیں ہیں؟)۔

جواب: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آٹھ شرائط ہیں.

پہلی شرط: ''علم جو کہ جہالت کے منافی ہو''، (یعنی پڑھنے والے کو علم ہو تو تا کہ اس کے تقاضے پر عمل کرے)۔

دوسری شرط: ''یقین، جو کہ شک کے منافی ہو'' (یعنی پڑھنے والے کو یقین کامل ہو اور شک سے پاک ہو)۔

تیسری شرط: ''اخلاص جو کہ شرک کے منافی ہو۔''

چوتھی شرط: ''صدق جو کہ جھوٹ کے منافی ہو'' (یعنی اس کے اقرار میں وہ سچا ہو)۔

پانچویں شرط:...... ''محبت جو کہ بغض کے منافی ہو۔''

چھٹی شرط:......"تسلیم واطاعت کرنا جوکہ ترک کے منافی ہو"۔
ساتویں شرط:......"قبول جوکہ رد کے منافی ہو۔"
آٹھویں شرط:......اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہو ان کا انکار۔
مذکورہ آٹھ شرائط کی ترجمانی کسی شاعر نے ان الفاظ میں کی ہے:

علم يقين و اخلاص و صدقك مع
محبة وانقياد والقبول لها
و زِيد ثامنها الكفران منك بما
سوى الإله من الأشياء قد أُلها

علم ویقین واخلاص اور صدق؛ محبت کے ساتھ قبول اور دل سے اطاعت۔اس کے ساتھ آٹھویں شرط زیادہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی بھی عبادت کی جاتی ہے؛ان سب کا انکار کرنا"۔

سوال 11: لا الہ الا اللہ، کی گواہی کے تقاضے کیا ہیں؟

جواب: لا الہ الا اللہ، کی گواہی کا تقاضہ دو چیزوں کو شامل ہے:

۱۔توحید کے حقائق پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور صرف اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت۔(یہ اثبات کا تقاضہ ہے)۔

۲۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی بھی عبادت ہو رہی ہو ان سب کا انکار کرنا،شرک اور مشرکین سے بیزاری کا اعلان کرنا اور دین سے خارج کر دینے والے اعمال سے اجتناب کرنا(یہی نفی کا تقاضہ ہے)۔

سوال 12: محمد رسول اللہ ﷺ، کے اقرار کا کیا مطلب ہے؟

جواب: محمد رسول اللہ ﷺ، کے اقرار کا مطلب یہ ہے کہ: ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے یہ اقرار کرنا کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ کو تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا ہے؛ اور آپ آخری نبی اور رسول ہیں۔

سوال 13: محمد رسول اللہ، کی گواہی کا تقاضہ کیا ہے؟

جواب: محمد رسول اللہ کی گواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ:

۱۔ آپ ﷺ کے احکام کی پیروی کی جائے

۲۔ آپ ﷺ کی بیان کردہ خبروں کی تصدیق کی جائے

۳۔ اور آپ ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ان سے اجتناب کیا جائے۔

۴۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر کی جائے۔

ارکان ایمان اور ان کے فوائد

سوال 14: ایمان کے ارکان کتنے ہیں؟

جواب: ایمان کے چھ ارکان ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
۲۔ فرشتوں پر ایمان لانا۔
۳۔ کتابوں پر ایمان لانا۔
۴۔ رسولوں پر ایمان لانا۔
۵۔ یوم آخرت پر ایمان لانا۔
۶۔ اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا۔

سوال 15: اللہ تعالیٰ پر ایمان کا مطلب کیا ہے؟

جواب: ایمان باللہ کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے وجود پر پختہ یقین لانا؛ اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور الوہیت اور اسماء وصفات کا پختہ اور مضبوط اقرار کرنا۔

سوال 16: ایمان باللہ کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: ایمان باللہ کے ثمرات وفوائد بے شمار ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اثبات: اس طرح سے کہ صرف اللہ وحدہ لاشرک کی عبادت کی جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ محبت؛ اور اس کے اسمائے حسنیٰ اور بلند وبالا صفات کے تقاضوں کے مطابق اس کی تعظیم کرنا اور خوف وخشیت بجالانا۔

۳۔ عبادت کی حقیقت کو یوں سچ ثابت کرنا کہ اس کے احکام کو بجالانا اور منع کردہ امور سے اجتناب کرنا۔

سوال 17: فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ: ان کے موجود ہونے کی پختہ تصدیق کرنا۔ اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قابل عزت بندے ہیں ؛ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے ، اور جس بات کا انہیں حکم دیا جاتا ہے، اسے پورا کرتے ہیں۔

پس ہم ان فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کے نام اللہ تعالیٰ نے لیے ہیں؛ جیسے جبریل، میکائیل، اور اسرافیل، اور ان فرشتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جن کے نام اللہ تعالیٰ نے نہیں لیے۔

سوال 18: فرشتوں پر ایمان لانے کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے کے بہت سارے فوائد ہیں؛ ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت وقوت اور اس کی بادشاہت کا علم۔ کیونکہ مخلوق کی عظمت خالق کی عظمت کی واضح اور نمایاں دلیل ہوتی ہے۔

۲۔ بنی آدم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کرم فرمائی پر شکر گذاری کہ اس نے ان فرشتوں میں سے کچھ کو بنی آدم کی حفاظت پر مامور فرمایا ہے۔

۳۔ نیک اعمال میں رغبت اور برے کاموں سے نفرت اور دوری، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں میں سے کچھ کو بنی آدم کے اچھے اور برے اعمال تحریر کرنے پر مامور کیا ہوا ہے۔

سوال 19: کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: کتابوں پر ایمان یہ ہے کہ: ان کتابوں کی پختہ اور مضبوط تصدیق جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائی ہیں۔ اور بیشک یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں؛ جو حق اور سراپا نور ہیں۔ ان میں سے جن کے نام اللہ تعالیٰ نے لیے ہیں؛ ہم ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں؛ جیسے قرآن؛ تورات؛ انجیل؛ زبور اور جن کے نام نہیں لیے ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

سوال 20: اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: کتابوں پر ایمان لانے کے بہت سارے فوائد ہیں؛ ان میں سے:

1۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ مہربانیوں کا علم، کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لئے کتاب نازل فرمائی جو انہیں راہِ ھدایت دکھائے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت میں اس کی حکمت کا علم، کیونکہ ہر قوم کے مناسب حال کی رعایت کرتے ہوئے شریعت متعین فرمائی ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ﴾[المائدہ:48]

''تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے دستور اور راہ مقرر کر دی''۔

۳۔ راہ عبادت کی راہنمائی کے پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی شکر گزاری۔

۴۔ اس کی نازل کی کردہ کتاب کی روشنی میں بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت، اور مبعوث کردہ نبی کی اقتداء و پیروی۔

سوال 21: رسولوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رسولوں پر ایمان یہ ہے کہ: تمام مرسلین کی دوٹوک تصدیق۔ ان کی بتائی ہوئی خبروں کی تصدیق۔ پس ہم ان تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کے نام اللہ تعالیٰ نے لیے ہیں؛ جیسے: حضرت نوح؛ ابراہیم؛ موسیٰ؛ عیسیٰ اور محمد علیہم السلام یا ان کے نام نہیں لیے۔

سوال 22: رسولوں پر ایمان لانے کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: رسولوں پر ایمان لانے کے بہت سارے فوائد و ثمرات ہیں جن میں سے:

ا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت کا علم کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے رسول مبعوث فرمائے جو انہیں صراط مستقیم اور درست دین کی طرف راہ دکھاتے تھے۔

۲۔ اللہ تعالی کی نازل کردہ کتاب اوراس کے بھیجے ہوئے رسول کی سنت کے آئینے میں اس کی عبادت کو بجالانا۔

۳۔ رسولوں کی محبت اوران کی تعظیم،اوران کے شایان شان تعریف کرنا۔

۴۔ اس عظیم ترین نعمت پر اللہ تعالی کی شکر گذاری۔

سوال 23: یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ: قیامت کے دن کی مکمل تصدیق کی جائے جس دن لوگ حساب اور بدلہ کے لئے اٹھائے جائیں گے۔

سوال 24: یوم آخرت پر ایمان کے فوائد وبرکات کیا ہیں؟

جواب: یوم آخرت پر ایمان کے فوائد وثمرات:

ا۔ اطاعت وفرمابرداری کے کاموں میں شوق ورغبت اوراس دن میں ثواب کی امید پر نیک اعمال کی حرص۔

۲۔ معصیت وگناہ کے ارتکاب یااس کی رضامندی پر خوف کھانا،اس دن کے عذاب سے ڈرنا۔

۳۔فناپذیر دنیا کی چندروزہ نعمتوں کے فوت ہونے پر مؤمن کا تسلی حاصل کرنا اورآخرت کی دائمی اور باقی رہنے والی نعمتون کا امیدوار بننا۔

سوال 25: اچھی وبری تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: تقدیر پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ: یہ پختہ ایمان ویقین رکھنا کہ ہر بھلائی وبرائی اللہ تعالی کے فیصلے اور تقدیر سے واقع ہوتی ہے،وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اس نے جو چاہا وہ ہوگیا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔

سوال :26: بھلی و بری تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات کیا ہیں؟

جواب: تقدیر پر ایمان کے فوائد بہت سارے ہیں؛ ان میں سے:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر غایت درجہ سچا توکل، اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد؛ کیونکہ وہی مسبب الاسباب ہے، اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع ہے۔

۲۔ بندہ کے ساتھ پیش آنے والی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر قلبی سکون۔ کسی پسندیدہ چیز کے نہ ملنے یا ناگوار واقعہ پیش آنے پر دلی اطمینان وسکون اور رضامندی۔

۳۔ سخت حالات میں ثابت قدمی؛ زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا مقابلہ دل جمعی اور سچے یقین کے ساتھ۔

۴۔ اپنی مراد کے حصول کے وقت انسان کا خود پسندی سے بچنا کیونکہ مطلوبہ چیز کا حصول بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی توفیق وفضل ہی سے ممکن ہوا ہے۔

احسان اور اس کے فوائد کا بیان

سوال:27: احسان کا معنی بیان کریں؟

جواب: احسان یہ ہے کہ:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .))

''تم اللہ تعالیٰ کی اِس طرح عِبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر (تم سے) ایسا نہ ہو (سکے) تو اتنا ضرور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' [مسلم/ح:102]

سوال 28: احسان کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب: احسان کے دو مراتب ہیں:

۱۔ قلبی مشاہدہ: کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بندگی ایسے کرے گویا کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔''
یہ ان دونوں مراتب میں سے بلند ترین مرتبہ ہے۔

۲۔ دوسرا مرتبہ: اطلاع اور مراقبہ و نگہبانی کا: کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ وہ جہاں جیسے اور جس کام میں بھی ہوگا اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں۔''1

سوال:29: احسان کے فوائد و ثمرات کیا ہیں؟

جواب: احسان کے فوائد و ثمرات بہت سارے ہیں؛ ان میں سے:

۱۔ غائب و حاضر، خفیہ و اعلانیہ ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کا ڈر۔

۲۔ اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرنا، اور عبادت کی عمدگی اور اس کے کمال ادائیگی میں کوشش کرنا۔

۳۔ نیکوکاروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص معیت اور محبت کا ہونا۔

۴۔ جنت کی کامیابی اور دیدار الٰہی کا حصول۔

توحید اور اس کے فضائل

سوال 30: توحید کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: توحید کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ توحید ربوبیت۔ ۲۔ توحید الوہیت۔ ۳۔ توحید اسماوصفات۔

سوال 31: توحید ربوبیت کا معنی کیا ہے؟

جواب: توحید ربوبیت کا معنی: اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں یکتا ومنفرد ماننا۔ جیسا کہ پیدا کرنا؛ رزق دینا؛ بادشاہی؛ تدبیر؛ زندہ کرنا؛ موت دینا، اوران کے علاوہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے مختلف افعال کو ثابت کرنا۔

سوال 32: کیا اسلام میں داخل ہونے کے لئے توحید ربوبیت کافی ہے؟

جواب: اسلام میں داخل ہونے کے لئے توحید ربوبیت ہی کافی نہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے عہد کے مشرکین بھی توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے؛ مگر اس اقرار نے انہیں نفع نہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ [الزخرف:87]

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں''۔

سوال 33: توحید الوہیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: توحید الوہیت: بندوں کے افعال میں اللہ تعالیٰ کو منفرد جاننا۔

یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت بجالانا۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا معنی بھی یہی ہے۔

سوال 34: توحید الوہیت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ۱۔ توحید الوہیت: انسان و جنات کی تخلیق کا یہی مقصد ہے۔

۲۔ توحید الوہیت: انبیائے کرام و مرسلین علیہم السلام کی دعوت کا اولین مقصد یہی تھا۔

۳۔ توحید الوہیت: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

۴۔ توحید الوہیت: اعمال کی درستگی کی اساس اور بنیاد یہی ہے۔

سوال 35: توحید اسما وصفات کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: توحید اسماء وصفات: یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کے ان اسماء وصفات میں یکتا اور منفرد ماننا؛ جو کتاب اللہ میں یا رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بیان ہوئے ہیں انہیں بغیر تحریف و تعطیل اور بغیر کیفیت اور مثال کے ثابت ماننا۔ اور جن کی نفی وارد ہوئی ہے؛ ان کی نفی کرنا [1]۔

---

[1] از مترجم:

تحریف: تحریف کے لغوی معنی بدل دینے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالی کے اسمائے حسنی اور صفات عالیہ کے الفاظ یا ان کے معانی کا بدلنا تحریف کہلاتا ہے، جیسے ''ید'' (ہاتھ) کی تفسیر نعمت سے کرنا۔

تعطیل: اس کے لغوی معنی چھوڑنے کے ہیں، اور اصطلاح میں اس سے مقصود یہ کہ اللہ تعالی کی تمام صفات کا انکار کیا جائے یا بعض صفات کی نفی کی جائے۔

تکییف: یعنی کیفیت کی بابت سوال کرنا، مطلب یہ کہ صفات الہی کی اس طرح تعیین وتحدید کی جائے کہ اس کی ایک خاص کیفیت ظاہر، جیسے صفت استواء علی العرش کے بارے میں باطل فرقوں کا ایک خاص صفت بیان کرنا۔

تمثیل: یعنی اللہ تعالی کی صفات کو کسی مخلوق کے مشابہ قرار دینا، جیسے اللہ تعالی کے صفات ''ید'' (ہاتھ)، سمع اور بصر کو مخلوق کے مانند قرار دینا، جبکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (نحل:۷۴)۔

سوال 36: توحید اسماوصفات کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا منہج کیا ہے؟

جواب: توحید اسماء وصفات کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا منہج یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے جو اسماء وصفات اپنے لئے بیان کی ہیں انہیں بغیر تمثیل کے ثابت مانا جائے؛ اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی اپنی ذات سے نفی کی ہے اور ان چیزوں سے خود کو پاک قرار دیا ہے؛ ان سے اللہ کی ذات کو بغیر تعطیل کے پاک مانا جائے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان گرامی ہے: ﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ‌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ﴾ (الشوریٰ:11)

''کوئی چیز بھی اس کی مماثل نہیں ہوسکتی، وہ سمیع وبصیر ہے۔''

اس آیت میں: لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ: کے ذریعہ تشبیہ وتمثیل کا رد کیا گیا ہے۔

اور وَّ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ: کے ذریعہ تعطیل کا رد کیا گیا ہے۔

سوال 37: توحید اسماوصفات کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: ا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں اضافہ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا علم؛ جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ ہے۔

۳۔ دل کے اعمال کو تقویت ملنا جیسے: اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف اور اس سے امید۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں تشبیہ وتعطیل سے بچنا جیسا کہ جہمیہ، معتزلہ یا اشاعرہ اس مسئلے میں راہ حق سے ہٹ گئے [1]۔

---

[1] از مترجم:

جہمیہ: جو اللہ تعالی کے تمام اسماء وصفات کا انکار کرتے ہیں۔

معتزلہ: جو اسماء کو ثابت کرتے ہیں لیکن صفات کا انکار کرتے ہیں، جیسے اللہ سمیع ہے بلا سماعت کے اور بصیر ہے بغیر بصارت کے۔

اشاعرہ: اللہ کے بعض صفات کا اقرار اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

سوال 38: توحید کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: توحید کے بے شمار فضائل ہیں؛ ان میں چند اہم کا تذکرہ حسب ذیل ہے:

۱۔ برائیوں اور گناہوں کا کفارہ ہے۔

۲۔ دنیا وآخرت میں مکمل طور پر امن وشانتی کا نصیب ہونا۔

۳۔ دنیا میں پاکیزہ زندگی اور آخرت میں ثواب عظیم کا استحقاق۔

۴۔ دخول جنت کا سبب ہے۔

۵۔ جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

ارتداد کا بیان

سوال:39: ارتداد کا معنی کیا ہے؟ اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: ارتداد کا مطلب ہے کہ: اسلام لانے کے بعد کافر ہو جانا، اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَ مَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَ ھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ﴾

[البقرۃ (۲۱۷)]

''اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے''۔

سوال:40: ارتداد کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: ارتداد کی کل پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ قولی ارتداد۔
۲۔ عملی ارتداد،
۳۔ اعتقادی ارتداد (عقیدہ کا ارتداد)،
۴۔ شکوک وشبہات کا ارتداد۔
۵۔ ترک شریعت کا ارتداد [یعنی عملی ارتداد]۔

سوال:41: قولی ارتداد کی مثالیں پیش کریں؟

جواب: قولی ارتداد کئی طرح کا ہے؛ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ؛ یا پھر رسول ﷺ کو گالی دینا۔
۔ علم غیب کا دعوی کرنا۔

۳۔ نبوت کا دعوی کرنا [یا جھوٹے مدعیان نبوت کی تصدیق کرنا] کیونکہ نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔

۴۔ غیر اللہ تعالیٰ کو ایسے امور میں پکارنا جن پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا۔

سوال 42: عملی ارتداد کی چند مثالیں بیان کریں؟

جواب: عملی ارتداد کی کئی شکلیں ہیں؛ جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ بتوں، پتھروں یا قبروں کے سامنے سجدہ ریز ہونا۔

۲۔ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا۔

۳۔ گندی اور ناپاک جگہوں میں قرآن مجید پھینک دینا۔

۴۔ جادو منتر کرنا اور اس کا سیکھنا اور سکھانا۔

سوال 43: اعتقادی ارتداد کی مثالیں کیا ہیں؟

جواب: اعتقادی ارتداد کی کئی شکلیں ہیں؛ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کے شریک ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

۲۔ مرنے کے بعد دوبارہ نہ اٹھنے کا عقیدہ؛ یا جنت وجہنم کے موجود نہ ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں جیسے زنا، شراب نوشی؛ اور غیر اللہ کے فیصلوں کو حلال سمجھنا۔

۴۔ ارکان دین اور اس کے فرائض کا انکار: جیسے نماز؛ زکواۃ؛ رمضان کے روزے یا حج کا انکار کرنا۔

سوال 44: شکوک وشبہات کے ارتداد کی مثالیں بیان کریں؟

جواب: شکوک وشبہات کے ارتداد کی چند صورتیں ہیں؛ ان میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ موت کے بعد دوبارہ اٹھنے یا جنت اور جہنم کے وجود میں شک کرنا۔

۲۔ دین اسلام میں شک کرنا یا اسے دور حاضر کے ماحول اور حالات کے مطابق نہ ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

۳۔ نبی ﷺ کی رسالت یا آپ ﷺ کی صداقت میں شک وشبہ کا شکار ہونا۔

۴۔ قرآن کریم کی حقانیت اور اس کے کلام اللہ ہونے میں شکوک وشبہات کرنا۔

سوال 45: ترک عمل کے ذریعہ ارتداد کی مثال کیا ہے؟

جواب: ترک عمل کے ذریعہ ارتداد کی مثال یہ ہے کہ آدمی جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دے، اس پر نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان موجود ہے کہ:

((إن بين الرجل وبين الشِركِ وِ الكفرِ ترك الصلاِة.))

''آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا ترک کرنا ہے،، [1]۔

[1] صحیح مسلم (۸۲) عن جابر۔

شرک کا بیان

سوال :46: شرک کی اقسام کتنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ شرک اکبر۔

۲۔ شرک اصغر۔

سوال :47: شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرک اکبر یہ ہے کہ: عبادت کی قسموں میں سے کوئی قسم غیر اللہ کے لئے بجالانا۔

سوال :48: شرک اکبر کی چند مثالیں بیان کریں؟

جواب: شرک اکبر کی مثالوں میں سے چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے:

غیر اللہ کو پکارنا، نذر و نیاز یا ذبیحہ پیش کر کے غیر اللہ؛ جیسے اہل قبور؛ جنات اور شیاطین کا تقرب حاصل کرنا، یا ایسی حاجات کی برآوری اور مشکلات کو ختم کرنے کے لئے غیر اللہ سے امید رکھنا جن کے پورا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قادر نہیں۔

سوال :49: شرک اکبر کے نقصانات کیا ہیں؟

جواب: شرک اکبر سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ شرک اکبر دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

۲۔ شرک اکبر تمام اعمال کے ثواب کو ضائع و برباد کر دیتا ہے۔

۳۔شرک اکبر دخول جنت سے رکاوٹ ہے اوراس کا مرتکب اگر اسی حالت میں مرجائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

سوال :50: شرک اکبر میں واقع ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: شرک اکبر میں واقع ہونے کے کئی ایک اسباب میں سے چند اہم اسباب یہ ہیں:

۱۔صالحین اور نیک لوگوں کی شان میں غلو کرنا،

۲۔توحید اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی ومفہوم سے جہالت اور لاعلمی۔

۳۔خواہشات نفس کی پیروی۔

۴۔اندھی تقلید۔

سوال 51: شرک اصغر کیا ہے؟

جواب: شرک اصغر: ہر وہ شیئ جس سے شریعت نے منع کیا ہے اور وہ شرک اکبر کا سبب اور اس میں واقع ہونے کا وسیلہ ہو، اور اسے نصوص میں شرک سے تعبیر کیا گیا ہو۔

سوال 52: شرک اصغر کی قسمیں ذکر کریں؟

جواب: شرک اصغر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم ظاہری شرک، اوراس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔قولی شرک، جیسے غیر اللہ کی قسم کھانا، اور یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔

۲۔فعلی شرک: جیسے مصیبت اور پریشانی کو دور کرنے کی خاطر کڑا اور دھاگہ پہننا، ایسے ہی نظر بد وغیرہ سے حفاظت کے لئے تعویذ گنڈے وغیرہ لٹکانا۔

دوسری قسم: شرک خفی، عبادت میں ریاکاری اور نام ونمود کو شرک خفی کہتے ہیں۔

سوال 53: شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان فرق:

۱۔ شرک اکبر اسلام سے خارج کر دیتا ہے جبکہ شرک اصغر اسلام سے خارج نہیں کرتا البتہ توحید میں نقص اور کمی پیدا کر دیتا ہے۔

۲۔ شرک اکبر تمام اعمال کے ثواب کو برباد کر دیتا ہے اور شرک اصغر تمام اعمال کو باطل نہیں کرتا بلکہ جس عمل میں ریا شامل ہوا ہو صرف اس عمل کا ثواب ضائع کر دیتا ہے۔

۳۔ شرک اکبر کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور شرک اصغر کا مرتکب اگر جہنم میں داخل بھی ہو تو بھی اس میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

نفاق کا بیان

سوال :54: نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نفاق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اعتقادی نفاق: اسی کا دوسرا نام نفاق اکبر ہے۔

۲۔ عملی نفاق: اس کا دوسرا نام نفاق اصغر ہے۔

سوال 55: نفاق اعتقادی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نفاق اعتقادی: اسلام کا اظہار کرنا اور کفر کو چھپائے رکھنا۔

سوال 56: نفاق اعتقادی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نفاق اعتقادی کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ رسول ﷺ کو جھٹلانا۔

۲۔ رسول ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں کو جھٹلانا۔

۳۔ رسول ﷺ سے بغض اور دشمنی رکھنا۔

۴۔ رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں سے بعض چیزوں کو ناپسند کرنا۔

۵۔ رسول ﷺ کے دین کی پستی کو پسند کرنا۔

۶۔ رسول ﷺ کے دین کے غلبہ کو ناپسند کرنا۔

سوال 57: نفاق عملی کسے کہتے ہیں؟

جواب: دل میں ایمان باقی رکھتے ہوئے منافقین کے اعمال میں سے بعض اعمال کو انجام دینا، جیسے، جھوٹ، خیانت، نماز باجماعت سے سستی اور غفلت [1]۔

سوال 58: نفاق اعتقادی اور نفاق عملی میں کیا فرق ہے؟

جواب: نفاق عملی اور نفاق اعتقادی میں چند بنیادی فرق یہ ہیں:

۱۔ نفاق اعتقادی دین اور ملت سے خارج کر دیتا ہے؛ جبکہ عملی نفاق دین اسلام سے خارج نہیں کرتا۔

۲۔ نفاق اعتقادی: عقیدہ میں خفیہ اور اعلانیہ اختلاف کو کہتے ہیں۔ جبکہ نفاق عملی: اعمال میں اعلانیہ اور خفیہ اختلاف کو کہتے ہیں نہ کہ اعتقاد میں۔

۳۔ نفاق اعتقادی: کا ارتکاب مومن سے نہیں ہوسکتا۔ جبکہ نفاق عملی مومن سے بھی بسا اوقات سرزد ہوتا ہے۔

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((آية المنافِقِ ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اوتمِن خان))۔ [البخاری 33]

''منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کر جائے، اور امانت میں خیانت کرے''۔

مشروع عبادت اور ممنوع بدعات کا بیان

سوال 59: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ اس پر دلیل ذکر کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے؛ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات56]

''میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

سوال 60: عبادت کسے کہتے ہیں؟

جواب: عبادت: یہ ایک جامع نام ہے جو تمام ظاہری و باطنی اقوال و اعمال کو شامل ہوتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتے ہوں''۔

سوال 61: عبادت کے مقبول ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: عبادت کی قبولیت کے لئے دو شرائط کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ عمل میں اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی مقصود ہو.

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی [سنت کی] موافقت (یعنی پیروی)۔

سوال 62: اخلاص کا کیا معنی ہے؟

جواب: شرک، ریا و نمود اور شہرت طلبی کی تمام آلائشوں سے عبادت کا پاک وصاف ہونا، اخلاص کہلاتا ہے۔

سوال :63: اخلاص کے واجب ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: اخلاص کے واجب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ (البينة 5).

''اورانہیں حکم دیا گیا کہ اخلاص کیساتھ اللہ کی بندگی کریں اسکے دین پر چلتے ہوئے یکسو ہوکر''۔

سوال 64: رسول ﷺ کی موافقت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رسول ﷺ کی موافقت کا مطلب ہے کہ عبادت میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کی جائے ؛اورعبادت سنت کے مطابق اور بدعت سے پاک ہو''۔

سوال :65: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کے وجوب کی کیا دلیل ہے؟

جواب: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کے وجوب پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران :31]

''فرما دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔

سوال :66: دین میں بدعت کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: دین میں بدعت کا مفہوم: غیر مشروع طریقہ کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: ہر عبادت جسے لوگوں نے ایجاد کر رکھا ہو؛ اور اس کی کوئی اصل دلیل کتاب وسنت میں نہ ہو، اور نہ ہی خلفا راشدین کے عمل سے اس کی تائید ہوتی ہو۔

سوال :67: دین میں بدعت کا کیا حکم ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: دین میں ہر بدعت حرام اور گمراہی ہے، اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌ))[1]۔

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔

اسی طرح دوسری جگہ آپ ﷺ ارشاد ہے: "اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ [مسلم ۸٦۷]

سوال 68: دین میں بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دین میں بدعت کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: قولی اور اعتقادی بدعت: جیسے جہمیہ، معتزلہ، خوارج؛ روافض اور باقی تمام گمراہ فرقوں کے عقائد۔

دوسری قسم عبادت کی بدعتیں: جیسے غیر مشروع طریقہ پر اللہ کی عبادت۔ اس کی چند قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ بدعت جو اصل عبادت میں ہو، جیسے قبروں کے ارد گرد طواف یا عید میلاد وغیرہ۔

دوسری قسم: اصل عبادت مشروع ہو لیکن کیفیت وغیرہ میں بدعت ہو، مثلا اجتماعی ذکر (یا فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعاء کرنا)۔

تیسری قسم: مشروع عبادت کیلئے خاص وقت متعین کیا جائے۔ جبکہ شریعت نے کوئی وقت خاص نہ کیا ہو، جیسے پندرہ شعبان کو دن میں روزہ اور رات کو قیام کے لئے خاص کرنا۔

---

[1] صحیح بخاری (۲٦۹۷) صحیح مسلم (۱۷۱۸)۔

سوال :69: دین میں بدعت کی چند مثالیں ذکر کریں؟

جواب: بدعات کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے چند نمایاں بدعات ذیل میں ہیں:

۱۔ عید میلاد النبی منانا۔

۲۔ اسرا و معراج کی رات محافل اور جلسوں کا انعقاد کرنا۔

۳۔ قبروں پر عمارتوں کی تعمیر، قبروں کو مسجد بنانا۔

سوال 70: بدعات میں واقع ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: بدعات میں واقع ہونے کے کئی اسباب ہیں؛ ان میں سے چند اسباب درج ذیل ہیں:

۱۔ احکام دین سے لاعلمی۔

۲۔ خواہشات کی پیروی۔

۳۔ اندھی تقلید۔

۳۔ کفار کی مشابہت۔

وضو اور غسل کا بیان

سوال: 71: وضو کا معنی بیان کریں؟

جواب: بدن کے مخصوص اعضاء کو دھونے اور ان پر ہاتھ پھیرنے کا نام وضو ہے۔

سوال: 72: وضو کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: وضو کی دس شرائط ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ عقل۔

۳۔ تمیز [شعور]۔

۴۔ نیت۔

۵۔ حکمِ نیت کا استمرار یعنی وضوء ختم ہونے تک طہارت کی نیت کرنا۔

٦۔ وضو کو واجب کرنیوالی چیزوں کا ختم ہو جانا۔

۷۔ وضو سے قبل قضا حاجت کرنے پر استنجا یا (پانی یا مٹی) یا پتھر سے طہارت حاصل کرنا۔

۸۔ وضو کے لئے پانی کا پاک اور مباح ہونا۔

۹۔ ہر اس چیز کو ختم کرنا جس سے جلد تک پانی نہ پہنچ سکے، جیسے ناخن پالش وغیرہ۔

۱۰۔ نماز کا وقت ہونا: یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو وضو ٹوٹنے کے دائمی مرض میں مبتلا ہوں۔

سوال :73: فرائض وضو کتنے ہیں؟

جواب: وضو کے فرائض چھ ہیں: ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مکمل چہرہ دھونا: اس میں کلی کرنا، اور ناک میں پانی ڈالنا بھی شامل ہے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ سارے سر کا مسح کرنا: اس میں دونوں کانوں کا مسح بھی شامل ہے۔

۴۔ دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

۵۔ ترتیب: [یعنی اعضاء وضوء کو مذکورہ ترتیب کے مطابق دھونا]؟

۶۔ اعضاء کا پے در پے دھونا۔ [یعنی پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھو لینا]۔

سوال :74: نواقض وضو کتنے ہیں؟

جواب: نواقض وضو چار ہیں:

۱۔ پیشاب یا پاخانہ کے راستے سے کسی چیز کا نکلنا، جیسے پیشاب، مذی؛ پاخانہ، ہوا۔

۲۔ عقل کا زوال جنون؛ بیہوشی یا نیند کی وجہ سے؛ ہلکی نیند اس سے مستثنی ہے۔

۳۔ اونٹ کا گوشت کھانا [1]۔

۴۔ بلا کسی کپڑے وغیرہ کا آڑ کے شرمگاہ چھونا۔

---

[1] اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل حدیث جابر بن سمرۃ مرفوعاً: **(أنَّ رجلًا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنتوضأ من لحوم الغنم؟ قال: إن شئت فتوضأ وإن شئت فلا تتوضأ، قال: أنتوضأ من لحوم الإبل قال: نعم، فتوضأ من لحوم الإبل)**۔

ترجمہ: ''ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا بکری کا گوشت کھانے سے ہم وضو کریں، تو آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کرو اور اگر چاہو تو مت کرو، پھر اس نے سوال کیا: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر ہم وضو کریں تو آپ نے فرمایا: ہاں، اونٹ کا گوشت کھا کر وضوء کرو''۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (۳۶۰)۔

سوال 75: نواقضِ وضوء میں سے کسی ناقض کے پائے جانے سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل کیا ہے؟

جواب: وضو کے وجوب کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ﴾

''اے ایمان والو! جب نماز کے لیے اٹھو تو پہلے اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھولو، اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو''۔(المائدۃ٦)۔

سوال 76: غسل کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مخصوص طریقے سے پورے بدن پر پانی کا استعمال کرنا غسل کہلاتا ہے۔

سوال 77: غسل واجب کرنے والی چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: موجبات غسل تین ہیں:

١۔شہوت کے ساتھ منی کا خروج۔

٢۔جماع، اگرچہ انزال نہ ہوا ہو۔

٣۔حیض یا نفاس آنا۔

سوال 78: غسل کے وجوب پر کیا دلیل ہے؟

جواب: غسل کے وجوب پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ﴾[المائدة ٦]

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو''۔

سوال 79: وضواور غسل کے محاسن بیان کریں؟

جواب: وضواور غسل کے بے شمار محاسن ہیں جن میں سے چند ایک اہم درج ذیل ہیں:

۱۔ بلاشبہ اسلام ایک عظیم الشان دین ہے جو باطنی اور ظاہری صفائی کی دعوت دیتا ہے۔

۲۔ وضوء اعضاوضوء سے صادر ہونے والے گناہوں اور خطاؤں کے لئے کفارہ ہے۔

۳۔ بدن کی صحت وسلامتی اور چستی کی حفاظت ہوتی ہے۔

۴۔ بندہ نماز میں سب سے اچھی حالت میں اللہ تعالی سے سرگوشی اور ملاقات کی تیاری کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

نماز کا بیان

سوال 80: (صلاۃ) نماز کا معنی بیان کریں؟

جواب: صلاۃ (نماز): چند اقوال و افعال پر مشتمل ایک عبادت ہے جس کا آغاز تکبیر تحریمہ سے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے۔

سوال 81: وہ کون سی نمازیں ہیں جو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض وواجب ہیں؟

جواب: دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں؛ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ فجر [دو رکعت] ۲۔ ظہر [چار رکعت]

۳۔ عصر [چار رکعت] ۴۔ مغرب [تین رکعت]

۵۔ عشا [چار رکعت]

سوال 82: پانچ وقت نمازوں کی فرضیت پر کیا دلیل ہے؟

جواب: پانچ وقت کی نمازوں کی فرضیت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾

[البقرہ:238]

''نمازوں کی حفاظت کرو، اور بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب کھڑے ہوا کرو''[1]۔

---

[1] اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، (فأعلمهم أن الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة) یعنی انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں ان پر فرض کی ہیں (بخاری:۱۳۹۵).

سوال 83: نماز چھوڑنے کا حکم کیا ہے، اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: نماز چھوڑنا اسلام سے خارج کر دینے والا کفر ہے، اس پر دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((إن بين الرجل و بين الشرك و الكفر ترك الصلاة)) [صحيح مسلم (٢٨)]

''بیشک بندۂ مؤمن اور شرک وکفر کے مابین فرق ترک نماز کا ہے''❶۔

سوال 84: نماز کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کی نو شرائط ہیں:

۱۔ اسلام۔ ۲۔ عقل۔ ۳۔ تمیز۔
۴۔ حدث کا دور کرنا۔ ۵۔ نجاست کا زائل کرنا۔ ۶۔ شرمگاہ کو چھپانا۔
۷۔ وقت کا داخل ہونا۔ ۸۔ قبلہ رخ ہونا۔ ۹۔ نیت۔

سوال 85: نماز کے کتنے ارکان ہیں؟

جواب: نماز کے چودہ ارکان ہیں:

۱۔ قدرت اور طاقت ہو تو قیام کرنا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ۔
۳۔ سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ۴۔ رکوع کرنا۔
۵۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ ۶۔ سات اعضا پر سجدہ کرنا۔
۷۔ سجدہ سے سر اٹھانا۔ ۸۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

---

❶ اسی طرح آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے، (العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر) ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا (سنن الترمذی (۲۶۲۱) حکم الالبانی: صحیح.

۹۔تمام ارکان کا اطمینان سے ادا کرنا۔ ۱۰۔ترتیب کے ساتھ ارکان کی ادائیگی۔
۱۱۔آخری تشہد۔ ۱۲۔ آخری تشہد کے لئے بیٹھنا۔
۱۳۔درود شریف کا پڑھنا۔ ۱۴۔دونوں طرف سلام پھیرنا۔

سوال 86: سورہ فاتحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ فاتحہ: قرآن کی سب سے عظیم الشان سورت ہے؛ اور اس کے پڑھے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔سورت فاتحہ یہ ہے:

بِسمِ اللهِ الرحمنِ الرحِيمِ٥اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ(۱) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ(3)اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(5)صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6)غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ (7):

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔بدلے کے دن کا مالک ہے ۔ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ گمراہوں کی''(الفاتحہ ۱-۷)۔

سوال 87: نماز میں کتنے واجبات ہیں؟

جواب: نماز میں آٹھ واجبات ہیں:

۱۔تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیرات۔
۲۔رکوع میں ''سبحان ربی العظیم،،کہنا۔
۳۔امام اور منفرد کا ''سمع اللہ لمن حمدہ،،کہنا۔

۴۔تمام لوگوں کے لئے ''ربنا ولک الحمد،، کہنا۔

۵۔سجدوں میں ''سبحان ربی الاعلی،، کہنا۔

٦۔دونوں سجدوں کے درمیان ''رب اغفرلی،، کہنا۔

۷۔پہلا تشہد۔

۸۔پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا۔

سوال 88: پہلا تشہد کسے کہتے ہیں؟

جواب: تشہد اول یہ ہے کہ نمازی کہے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)).

''تمام قولی، مالی، بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں سلامتی ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں؛ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواھی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں'' (صحیح بخاری: ۸۳۱)۔

سوال 89: تشہد اول کا وقت کیا ہے؟

جواب: ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز میں دوسری رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر جب نمازی بیٹھتا ہے، اس حالت کو تشہد اول کہتے ہیں۔

سوال :90: تشہد اخیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: تشہد اخیر کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کہے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) [صحيح بخاری: 831].

❁((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)).

''تمام قولی، مالی، بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں سلامتی ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں؛ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواھی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق عبادت کے لائق نہیں اور میں گواھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں''۔

''اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح رحمت نازل کر جس طرح تو نے ابراھیم اور آل ابراھیم پر رحمت نازل کی بے شک تو لائق تعریف بزرگی والا ہے یا اللہ محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراھیم اور آل ابراھیم پر برکت نازل کی بے شک تو لائق تعریف و بزرگی والا ہے'' (صحیح بخاری: ۳۳۷۰)۔

سوال 91: آخری تشہد کا وقت کیا ہے؟

جواب: جب نمازی آخری رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھتا ہے تو اسے تشہد اخیر کہتے ہیں۔

سوال 92: نماز کی سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: نماز کی سنتیں بہت ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ دعائے استفتاح (یعنی ثناء پڑھے)۔

۲۔ حالت قیام میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

۳۔ تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اور پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو یا مونڈھوں کے برابر اٹھانا۔

۴۔ رکوع اور سجدے میں ایک سے زائد بار تسبیحات پڑھنا۔

۵۔ دونوں سجدوں کے درمیان ایک سے زائد بار مغفرت کی دعا پڑھنا۔

۶۔ رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا۔

۷۔ حالتِ سجدہ میں دونوں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھنا۔

۸۔ حالتِ سجدہ میں دونوں بازوؤں کو زمین سے اٹھائے رکھنا۔

۹۔ نمازی کا پہلے تشہد اور دونوں سجدوں کے درمیان بائیں پیر پر بیٹھنا اور دائیں پیر کو کھڑا رکھنا۔ اس کو افتراش کہتے ہیں۔

۱۰۔ تین اور چار رکعت والی نماز کے آخری تشہد میں تورک کرنا۔ یعنی بائیں پیر کو دائیں پیر کے نیچے سے نکال کر سرین پر بیٹھنا اور دائیں پیر کو کھڑا رکھنا۔

۱۱۔ آخری تشہد کے آخر میں دعا کرنا۔

۱۲۔ فجر، جمعہ، عیدین، استسقا اور مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں جہری تلاوت کرنا۔

۱۳۔ظہر،عصر اور مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں سری [خفیہ] قرأت کرنا۔

۱۴۔سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید سے کچھ اور تلاوت کرنا۔

سوال 93: نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: رکن جسے عمداً یا بھول کر چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے، سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوتی ہو بلکہ اس رکن کا اعادہ ضروری ہے۔

واجب: جسے عمداً چھوڑنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور سہواً چھوٹ جانے سے سجدہ سہو سے اس کی تکمیل ہوجاتی ہے۔

سنن: جس کا کرنا مستحب ہے اس کے ترک کردینے کی وجہ سے نمازی پر کوئی چیز لازم نہیں آتی۔

سوال 94: نماز کو باطل کرنے والی کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: نماز کو باطل کرنے والی کل آٹھ چیزیں ہیں:

۱۔ علم رکھتے ہوئے جان بوجھ کر کلام کرنا، رہا وہ شخص جو بھول گیا یا لاعلم ہے تو اس عمل کی وجہ سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

۲۔ ہنسنا۔

۳۔ کھانا۔

۴۔ پینا۔

۵۔ شرمگاہ کا کھل جانا۔

۶۔ قبلہ کی طرف سے بہت زیادہ ادھر ادھر پھر جانا۔

۷۔ نماز میں مسلسل لایعنی کام کرنا؛ (ہاتھ، پاؤں، داڑھی، کپڑے وغیرہ کے ساتھ بلا مقصد پے در پے حرکت وغیرہ: کرنا)۔

۸۔ وضو ٹوٹ جانا۔

سوال :95: نماز کے محاسن اور اس کی خوبیاں کیا ہیں؟

جواب: نماز کے بے شمار محاسن ہیں جن میں سے چند اہم محاسن درج ذیل ہیں:

۱۔ نماز قلبی اطمینان اور شرح صدر کا باعث ہے اور اللہ تعالے سے مناجات کا ذریعہ بھی۔

۲۔ نماز [صغیرہ] گناہوں اور خطاؤں کو ختم کر دیتی ہے۔

۳۔ نماز مسلمان آدمی کو فحاشی اور برائیوں سے روکتی ہے۔

۴۔ نماز تمام قسم کے شرور اور مصیبتوں سے مسلمان کی حفاظت کرتی ہے؛ وہ اللہ کی حفاظت و نگرانی میں آ جاتا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

سوال 96: زکوٰۃ کا معنی بیان کریں؟ [1]

جواب: زکوٰۃ: ایک واجب حق ہے جو مخصوص وقت میں مخصوص گروہ پر مال کی ایک متعین مقدار خرچ کیجاتی ہے۔

سوال 97: زکواۃ کے واجب ہونے پر کیا دلیل ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے وجوب پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ [البقرہ:43]

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو''۔

سوال 98: کن کن چیزوں میں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: پانچ قسم کے اموال میں زکوٰۃ واجب ہے:

۱۔ مویشی اور چوپائے: یعنی گائے، اونٹ اور بکری۔

۲۔ زمین سے پیدا ہونے والے غلہ جات اور پھل۔

۳۔ نقدی: یعنی سونا اور چاندی، اور اسی حکم میں وہ ساری چیزیں ہیں جو انہیں کے قائم مقام ہوں، جیسے روپے پیسے وغیرہ۔

۴۔ تجارتی اشیاء (سامانِ تجارت)۔

۵۔ معدنیات؛ کانیں: یعنی جو خزانے زمین سے دستیاب ہوں۔

---

[1] زکوٰۃ کی لغوی تعریف: پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے ہیں۔

سوال 99: زکوٰۃ واجب ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: وجوب زکوٰۃ کی چار شرائط ہیں:

۱۔اسلام۔ ۲۔آزادی۔

۳۔مکمل طور پر نصاب کا مالک ہونا۔ ۴۔مال پر سال کا گذرنا[1]۔

سوال 100: زکوۃ کے مستحق کون لوگ ہیں؟

جواب: زکوٰۃ لینے کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں جن کا تعین اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِى الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾[التوبة ٦٠]

”صدقات صرف فقیروں اور مسکینوں اور عاملین زکواۃ کے لئے اور نرم دلوں کے لیے؛ اور گردن چھڑانے میں اور تاوان زدہ کیلئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہے فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم وحکمت والا ہے“۔

---

[1] واضح ہو کہ یہ شرط صرف مویشی جانور، سونے، چاندی روپے پیسے اور سامانِ تجارت کے ساتھ خاص ہے، البتہ زمین سے نکلنے والے غلہ جات اور پھلوں کی زکاۃ کھیتی کٹنے کے بعد ہی واجب ہو جاتی ہے اسی طرح معدنیات اور زمین سے نکلنے والے خزانوں میں (پانچواں حصہ) اس کے دستیاب ہونے کے بعد ہی دینا ضروری ہے لیکن مویشی جانوروں کے بچوں اور تجارت کے منافع پر زکوۃ واجب ہونے کے لئے سال کا گزرنا ضروری ہے۔

سوال 101: زکوۃ کی خوبیاں اور ثمرات کیا ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کے بے شمار فوائد وثمرات ہیں؛ جن میں سے چند اہم کا تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۔ باہمی کفالت اور تعاون کا ذریعہ ہے اور اس سے مالدار اور مسلمان کے درمیان محبت اور الفت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کی صفائی اور اس کا تزکیہ ہوتا ہے اور اسی طرح سے انسان کا نفس بخل اور کنجوسی سے پاک ہو جاتا ہے۔

۳۔ برکت پیدا ہوتی ہے؛ اور مال بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا کرتا ہے۔

روزے کا بیان

سوال 102: صیام [روزہ] کا معنی بیان کریں؟

جواب: صیام [روزہ] کا معنی ہے: ''فجر صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے ،اور تمام روزہ توڑنے والی چیزوں سے عبادت کی نیت کے ساتھ رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال 103: رمضان کے روزے کے وجوب پر کیا دلیل ہے؟

جواب: رمضان کے روزے کی فرضیت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾[البقرہ:183]

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تا کہ تم تقوی اختیار کرو''۔

سوال 104: روزے کے وجوب کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: روزے کے وجوب کی چھ شرائط ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغت۔

۳۔ عقل۔

۴۔ صحت وتندرستی۔

۵۔ مقیم ہونا۔

۶۔ حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

سوال 105: رمضان کے دنوں میں افطار کے لئے مباح اور جائز عذر کون کون سے ہیں؟

جواب: رمضان کے دنوں میں افطار کے لئے مباح اور جائز عذر چار ہیں جو کہ بذیل ہیں:

۱۔ بیماری؛ یا بڑھاپا جس میں روزہ رکھنا مشکل ہو جائے۔

۲۔ سفر۔

۳۔ حیض ونفاس۔

۴۔ حمل یا رضاعت [عورت حالت حمل میں ہو یا بچے کو دودھ پلا رہی ہو]۔

سوال 106: روزے کو خراب اور باطل کرنے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟

جواب: روزے کو باطل کرنے والی چیزیں سات ہیں:

۱۔ جماع ہم بستری کرنا۔

۲۔ منی کا انزال کرنا۔

۳۔ کھانا اور پینا۔

۴۔ جو کھانے اور پینے کے قائم مقام ہو جیسے غذائی انجکشن۔

۵۔ حجامت [سینگی] کے ذریعہ خون نکلوانا۔

۶۔ عمداً قے کرنا [یعنی معدہ سے کھانا یا پانی نکالنا]۔

۷۔ حیض یا نفاس کا خون نکلنا۔

سوال 107: ان مفسدات سے روزہ ٹوٹنے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: مفسدات روزہ میں تین شرائط پائے جانے پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

۱۔ یہ کہ وہ حکم جانتا ہو اور اسے وقت کا بھی علم ہو۔

۲۔ اسے یاد ہو۔ [کہ وہ روزہ سے ہے]۔

۳۔ یہ کہ وہ بااختیار ہو [یعنی کسی نے روزہ توڑنے پر زبردستی مجبور نہ کیا ہو]۔

سوال 108: روزے کے کیا محاسن اور خوبیاں ہیں؟

جواب: روزے کے بے شمار محاسن ہیں، ان میں سے چند اہم محاسن درج ذیل ہیں:

۱۔ نفس عمدہ اخلاق جیسے صبر اور بردباری کا عادی ہو جاتا ہے۔

۲۔ انسان کو کھانے اور پینے کی جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں ان کی یاددہانی ہوتی ہے۔

۳۔ فقراء کی ضرورتوں کا احساس اور ان سے ہمدردی اور غمخواری اور ان کے ساتھ احسان وبھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ بدن کی صحت وحفاظت (اور بیماریوں سے) نجات کا ذریعہ ہے۔

حج کا بیان

سوال 109: حج کا معنی کیا ہے؟

جواب: حج کا معنی ہے: مخصوص وقت میں مخصوص اعمال کے لیے مکہ کی زیارت کرنا۔

سوال 110: حج کی فرضیت پر کیا دلیل ہے؟

جواب: حج کی فرضیت پر دلیل اللہ کا قول ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

''لوگوں پر اللہ کا حق ہے بیت اللہ کا حج کرنا جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو''

(آل عمران:۹۷)۔

سوال 111: حج کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: حج کی پانچ شرائط ہیں:

۱۔اسلام۔ ۲۔عقل۔ ۳۔بلوغت۔ ۴۔آزادی۔ ۵۔استطاعت۔

سوال 112: حج کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔تمتع۔ ۲۔قران۔ ۳۔افراد[1]۔

---

[1] تمتع: وہ حج ہے جس میں میقات سے سب سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا جائے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ میں اپنے مقام سے حج کا احرام باندھا جائے، قران: میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے اور افراد میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

سوال 113: حج کے کتنے ارکان ہیں؟

جواب: حج کے چار ارکان ہیں:

۱۔احرام باندھنا۔ ۲۔وقوف عرفہ۔

۳۔طواف افاضہ (زیارت)۔ ۴۔صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔

سوال 114: حج میں کتنے واجبات ہیں؟

جواب: حج میں سات واجبات ہیں:

۱۔میقات سے احرام باندھنا۔

۲۔جو شخص دن میں عرفہ آئے اسے شام تک عرفہ میں قیام کرنا۔

۳۔قربانی کے دن [دس ذی الحجہ]: کی رات مزدلفہ میں گذارنا۔

۴۔ایام تشریق کی راتیں منی میں گذارنا۔

۵۔جمرات کو ترتیب وار کنکری مارنا۔

۶۔پورے سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

۷۔حیض ونفاس والی عورتوں کے علاوہ کا طواف وداع کرنا۔

سوال 115: حج کی کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: حج کی بے شمار سنتیں ہیں؛ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ غسل کرنا اور احرام سے پہلے خوشبو استعمال کرنا۔

۲۔ حج افراد اور قران کرنے والوں کے لئے طواف قدوم کرنا۔

۳۔ طواف قدوم کے ابتدائی تین چکروں میں رمل کرنا۔

۴۔ طواف قدوم میں اضطباع کرنا [یعنی دائیاں کندھا کھلا رکھنا]

۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا (مقام ابراہیم پر)۔

۶۔ عرفہ کی رات منی میں گذارنا۔

۷۔ احرام باندھنے سے لے کر بڑے جمرہ کو کنکری مارنے تک تلبیہ پکارنا۔

۸۔ عرفہ میں ظہر اور عصر کو جمع تقدیم اور مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع تاخیر کیساتھ پڑھنا۔

سوال 116: حج کے ارکان، واجبات اور سنن میں کیا فرق ہے؟

جواب: رکن: اس کی ادائیگی کے بغیر حج درست نہیں ہوگا۔

واجب: اس کے ترک کرنے پر دم دینا واجب ہوگا۔

سنن: اس کی ادائیگی مستحب ہے اس کے ترک کرنے والے پر کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 117: حج یا عمرہ کا احرام باندھکر محرم پہ کون کون سی چیزیں ممنوع ہیں؟

جواب: احرام کی ممنوعات: وہ امور جن سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کو روکا گیا ہو، ان کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ایسی قسم جو کہ مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہیں۔ یہ سات چیزیں ہیں:

۱۔ حلق کرا کر یا کسی اور ذریعہ سے سر کے بال کو ختم کرنا۔

۲۔ ناخون تراشنا۔ ۳۔ خوشبو استعمال کرنا۔ ۴۔ عقد نکاح۔

۵۔ شہوت سے بیوی کو چھونا۔ ۶۔ جماع کرنا۔ ۷۔ شکار کرنا۔

دوسری قسم: جو صرف مردوں پر حرام ہے وہ دو چیزیں ہیں:

۱۔ سر کا ڈھانپنا۔ ۲۔ سلی ہوئی چیزیں پہننا۔

تیسری قسم: جو صرف عورتوں پر حرام ہے، اور وہ دو چیزیں ہیں؛

۱۔ نقاب پہننا۔ ۲۔ دستانے پہننا۔

سوال:118: حج کے محاسن کیا ہیں؟

جواب: حج کے محاسن بے شمار ہیں، جن میں سے چند اہم ذیل میں درج ہیں:

ا۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا اجتماع اور آپس میں محبت اور تعارف کا باہم تبادلہ ہونا۔

۲۔ مسلمانوں کی (عالمگیر) وحدت کا اظہار؛ کہ وہ بلا شبہ ایک ہی امت ہیں جو ایک ہی جگہ پر ایک ہی وقت میں ایک ہی لباس میں جمع ہوتے ہیں کسی مالدار اور فقیر، عربی اور عجمی؛ کالے اور گورے میں کوئی فرق و امتیاز باقی نہیں رہتا۔

۳۔ آخرت کی یاد دہانی، اور قیامت کے دن اللہ کے سامنے حاضری و جواب دہی کا احساس۔

اہل سنت والجماعت کے اہم عقیدہ کا بیان

سوال 119: مسلمان فرقوں میں سے جہنم سے نجات پانے والا گروہ کونسا ہے؟

جواب: جہنم سے نجات پانے والا گروہ اہل سنت والجماعت کے لوگ ہیں۔

سوال 120: ''اہل سنت والجماعت،، سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت: وہ لوگ ہیں جو قول وعمل اور عقیدہ میں ظاہری اور باطنی طور پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو لینے اور اس پر عمل کرنے پر متفق ہیں۔

* ۔اہل سنت کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یہ وہ لوگ ہیں جو صراط مستقیم پہ چلتے ہیں اور اس صحیح اسلام پر مضبوطی سے کار بند ہیں جو نبی ﷺ لے کر آئے اور سلف صالحین جس پر عمل پیرا رہے۔اسی لیے ان کو سلفی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال 121: اس گروہ کا نام اہل سنت والجماعت رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ان کا نام اہل سنت اس لئے پڑا کیونکہ یہ لوگ سنت کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں؛ اور اہل الجماعت اس لئے کہ ان لوگوں کا سنت قبول کرنے پر اتفاق ہے۔

سوال 122: اس گروہ کا نام'' سلفی'' رکھنے کا سبب کیا ہے؟

جواب: اس گروہ کے سلفی نام رکھنے کا سبب یہ ہے کہ: یہ لوگ کتاب وسنت کی اتباع میں، ان کی طرف دعوت دینے، اور ان پر عمل کرنے میں، سلف صالحین کے منہج پر چلتے ہیں؛ اسی وجہ سے یہ لوگ اہل سنت والجماعت [بھی] ہیں۔

سوال 123: اہل سنت والجماعت ہی فرقہ ناجیہ ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: اہل السنۃ والجماعۃ ہی فرقہ ناجیہ ہے اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((افترقتِ اليهود على إحدى وسبعِين فِرقة، وافترقتِ النصارى على اِثنتين وسبعين فرقة وستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعِين فِرقة، كلها في النار إلا واحدة قِيل:من هم يا رسول الله! ؟ قال: ما أنا عليه اليوم و أصحابي" وفي لفظ:" الجماعة ".))

''یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے، اور عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی یہ تمام جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے''۔

عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہونگے یا رسول اللہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس راستے پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ ہیں''۔ ایک روایت میں ''جماعت'' کا لفظ استعمال ہوا ہے [1]۔

سوال 124: صفت علو اور صفت استواء کے اثبات میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: صفت علو اور صفت استواء کے اثبات میں اہل سنت الجماعت کا عقیدہ وہی ہے جس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور رسولوں علیہم السلام کا اجماع تھا۔ یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ آسمان پہ ہیں؛ تمام مخلوق سے بلند و بالا اپنے عرش پر ایسے ہی مستوی ہے جیسے اس کی عظمت اور جلال کے لائق ہے۔ وہ اپنی صفتوں میں سے کسی بھی صفت میں اپنی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے، پاک اور بلند شان والا ہے۔

---

[1] الترمذی (۲۶۴۱) ابوداود (۴۵۹۶) وابن ماجہ (۳۹۹۲) وصححہ الألبانی فی صحیح ابن ماجہ (۳۶۴/۲)۔

سوال 125: صفت علو کے ثبوت کے سلسلے میں قرآن مجید سے کیا دلیل ہے؟

جواب: صفت علو کے اثبات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ءَ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ﴾

''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک زمین لرزنے لگے''۔[الملک:16]

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلٰی﴾[الاعلی:۱]

''اپنے بہت ہی بلند و بالا اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر''۔

سوال 126: صفت علو کے ثبوت میں سنت سے کیا دلیل ہے؟

جواب: صفت علو کے ثبوت میں سنت سے دلیل لونڈی والی وہ روایت ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے سوال کیا کہ: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

تو اس نے جواب دیا کہ: آسمان پہ ہے۔

پھر آپ نے سوال کیا کہ: میں کون ہوں؟

تو اس نے جواب دیا: ''آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مومنہ ہے (ایمان والی)''۔[مسلم ۵۳۷]

سوال 127: صفت استوا کے ثبوت کی دلیل کیا ہے؟

جواب: صفت استواء کے ثبوت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی﴾[طه ٥]

''رحمٰن، عرش پر مستوی ہے''۔

قرآن مجید میں چھ مقامات پر استوا کا ذکر آیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ﴾[اعراف :٥٤]

''پھر وہ عرش پر مستوی ہوا''۔

مزید دیکھیں: سورۃ یونس آیت نمبر۳؛سورۃ رعد آیت نمبر۲؛ سورۃ الفرقان آیت نمبر۵۹؛سورۃ سجدہ آیت نمبر۴؛سورۃ الحدید آیت نمبر۴۔

سوال 128:استوا کا معنی بتائیں؟

جواب: استواء کا معنی علو اور بلند ہونے کے ہیں،یعنی عرش کے اوپر بلند ہوا۔استواء کا معنی عربی زبان میں معلوم ہے؛ جب کہ اس کی کیفیت مجھول ہے۔جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:''استوا معلوم ہے اور کیفیت مجھول ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے''۔

یعنی اس کی کیفیت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے،اور یہی قاعدہ کلیہ تمام صفات کے بارے میں ہے کہ ان کے معانی معلوم ہیں لیکن کیفیت مجہول ہے''۔

سوال 129:اہل سنت والجماعت کا قرآن کریم کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب: قرآن کے متعلق اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ قرآن اپنے حروف اور معانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام اور غیر مخلوق ہے۔اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی کلام کیا؛ پھر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کی طرف اس کا القاء کیا؛تو وہ اسے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوئے۔

سوال 130: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ﴾

[التوبہ:٦]

''اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے''۔

اس آیت میں '' کلام اللہ،، سے مراد قرآن ہے۔

سوال 131: قرآن کریم کے نازل شدہ ہونے اور غیر مخلوق ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ تبارك الذِى نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عبدِهِ لِيكونَ لِلعالمِينَ نَذِيراً ﴾

[الفرقان:١]

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے''۔

اور اس بات کی دلیل کہ قرآن غیر مخلوق ہے؛ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ﴾ [الاعراف:54]

''یادرکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا''۔

اس آیت میں ''امر'' کو خلق سے الگ قرار دیا گیا، اور یہ قرآن امر میں سے ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وكذلِك أوحَيْنَا إليكَ رُوحاً مِّنْ أَمْرِنَا ﴾[الشوریٰ:52]

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے''۔

''اوراس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اس کی من جملہ عظیم صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات غیر مخلوق ہیں۔

سوال 132: اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مومن لوگ قیامت کے دن اپنی نگاہوں سے اپنے پروردگار کو کھلم کھلا دیکھیں گے اور یہ دیدار جنت میں بھی نصیب ہوگا۔

سوال 133: مومنوں کو آخرت میں اپنے پروردگار کا دیدار نصیب ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: مومن لوگ آخرت میں اپنے رب کا دیدار کریں گے؛ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وُجُوهٌ يَّومَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾[القیامہ:23]

اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے''۔

دوسری جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ﴾[یونس:26]

''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی''۔

اس آیت میں حسنیٰ سے مراد جنت ہے اور ''زیادۃ'' سے مراد اللہ تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہے (صحیح مسلم (۱۸۱)۔

سوال 134: ایمان کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان زبان سے اقرار، دل سے اعتقاد اور اعضا وجوارح سے عمل کا نام ہے جو اطاعت کے کاموں سے بڑھتا اور نافرمانی کے کاموں سے کم ہوتا ہے۔

سوال 135: قول اور عمل کا تعلق ایمان سے ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قول اور عمل کا تعلق ایمان سے ہونے کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((الإِيـمـان بِضع وسبعون شعبة فأفضلها لا إله إلا الله و أدناها إِماطة الأذى عنِ الطرِيقِ والحياء شعبة مِن الإِيمانِ .))

[رواه البخاری ٩؛ مسلم ٣٥۔]

''ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، ان میں سب سے افضل درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے''۔

اس حدیث میں قول اور عمل کو ایمان میں شمار کیا گیا ہے۔

سوال 136: ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِيْمَانًا ﴾[المدثر:31]

''اور ایمان دار ایمان میں بڑھ جائیں''۔

''ایمان کی زیادتی کی دلیل اس کے ممکنہ نقصان کی دلیل ہے''۔

سوال 137: جماعت کو لازم پکڑے رہنے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہیں اور ان سے علیحدگی اختیار نہ کیا جائے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوا﴾[ال عمران:103]

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو''۔

سوال 138: حکمرانوں کی اطاعت سے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نیکی کے کاموں میں مسلم حکمرانوں کی اطاعت واجب ہے بھلے وہ فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہوں، اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((علــى الـمرءِ المسلِمِ السمع والطاعة فِيما أحب وكرِه، إلا أن يّؤمر بِمعصِية، فإن أُمِر بِمعصِية، فلا سمع ولا طاعة.))

''مسلمان آدمی پر اس کی خوشی وناخوشی میں سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے الا یہ کہ کسی معصیت کا حکم دیا جائے؛ اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو اس میں نہ تو سننا اور نہ ہی اطاعت کرنا جائز ہے،،[1]۔

سوال 139: کبیرہ گناہوں کے مرتکب کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کے نزدیک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہی کافر ہوگا اور نہ ہی ابدی جہنمی ہوگا۔اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے؛ اگر چاہے تو جس کا یہ مستحق ہے اسے وہ عذاب دے؛ اور اگر چاہے تو معاف کردے گا۔اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

''اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا، اس سے کم جس گناہ کو وہ چاہے، معاف کردیتا ہے۔''[النساء: ٤٨].

---

[1] صحیح بخاری (۷۱۴۴) وصحیح مسلم (۱۸۳۹).

سوال 140: کیا مسلمانوں کی تکفیر کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کی تکفیر حرام ہے، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((من رمى مؤمناً بكفرٍ فهو كقتله .))[رواه البخاري ٦١٠٥]

''جس نے کسی مومن کو کافر قرار دیا تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

سوال 141: صحابہ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: صحابہ کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کے دل اصحاب رسول کے لئے حسد، بغض اور دشمنی سے پاک وصاف ہوتے ہیں۔ ان کی زبانیں طعن وتشنیع اور بدزبانی سے محفوظ ہوتی ہیں۔ اہل سنت ان سے محبت کرتے ہیں اور انہیں رضی اللہ عنہم کے خطاب کے ساتھ یاد کرتے ہیں؛ اور اچھے طریقہ پر ان کی اتباع کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان کے بارے میں فرمایا:

﴿رَبَّنَآ اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾[الحشر ١٠]

''ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔

سوال 142: اہل بیت رسول ﷺ کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ وہ اہل بیت سے دو وجہ سے محبت کرتے ہیں:

ا۔ ایمان ۲۔ رسول ﷺ سے قرابت۔ لیکن ان کی محبت میں غلو نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنے لگ جائیں۔ اور نہ ہی ان کے معصوم عن الخطا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

سوال 143: ولاء اور ''براء'' کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ ولاء و براء اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی و دشمنی ایمان کے لوازمات میں سے اور لا إلہ الا اللہ کے اقرار کا تقاضا ہے۔

الولاء کا معنی ہے: اہل ایمان سے محبت اور ان سے دوستی؛

البراء کا معنی ہے: کافروں سے بغض اور ان سے دشمنی؛ اسی طرح کفار اور ان کے دین سے بے زاری۔ جو چیزیں کفار کی مذہبی شناخت اور خصوصیات رکھتی ہیں ان میں ان کی ہمنوائی اور مشابہت سے بچنا۔ لیکن کفار سے برأت [بیزاری] کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان پر ظلم اور سرکشی کی جائے؛ یا ان سے باہمی معاملات میں تعلقات ختم کردیے جائیں.

سوال 144: عیسی علیہ السلام کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: عیسی علیہ السلام کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ بلاشبہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ بندے ہیں عبادت کے لائق نہیں اور رسول ہیں آپ کی تکذیب نہیں کی جائے گی۔ عیسی علیہ السلام بنی آدم میں سے ایک بشری مخلوق ہیں، بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا کئے گئے ہیں۔

سوال 145: یہودیت و نصرانیت اور اسی طرح بقیہ ادیان کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ دین اسلام نے سابقہ تمام ادیان کو منسوخ کردیا ہے۔ بعثت نبوی کے بعد کسی سے بھی دین اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا کیونکہ اسلام کے سوا باقی سب ادیان باطل ہیں۔

سوال 146: اس حقیقت کی قرآن سے کیا دلیل ہے کہ دین اسلام ہی دین حق ہے اور اس کے علاوہ تمام ادیان باطل ہیں؟

جواب: اسلام کے دین حق اور دیگر ادیان کے باطل ہونے پر دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

﴿وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ﴾ [آل عمران ٨٥].

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔

سوال 147: دین اسلام جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس پر ایمان لانے کے واجب ہونے پر سنت سے کیا دلیل ہے؟

جواب: دین اسلام جسے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں؛ اس پر ایمان لانے کے وجوب پر سنت سے دلیل وہ روایت ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کا کوئی بھی یہودی یا نصرانی جو میرے بارے میں سنے اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا [مسلم: ١٥٣]۔

سوال 148: کتاب وسنت کے نصوص کے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے؟

جواب: نصوص کتاب وسنت کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا موقف یہ ہے کتاب اور سنت صحیحہ کے نصوص کو تسلیم کیا جائے، اور ان کی پیروی کی جائے، رائے یا عقل کی وجہ سے ان کی مخالفت نہ کی جائے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا﴾ [النسا: ٦٥].

’’آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک باہمی اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں‘‘۔

سوال 149: جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے؟

جواب: جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا موقف یہ ہے کہ جہاد اسلام کی بلند چوٹی ہے، اور اس کی مشروعیت کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی ہے۔ جہاد کی چند شرائط ہیں ان میں سے اہم شرط قدرت اور طاقت کا ہونا ہے۔ مزید یہ بھی کہ جہاد مسلمانوں کے حکمراں کے جھنڈے کے نیچے کیا جائے گا۔

سوال 150: دہشت گرد تنظیموں کے وہ گھناؤنے اعمال جنہیں وہ جہاد سے تعبیر کرتے ہیں اس سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت دہشت گردوں کے کاموں سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں بھلے وہ ان اعمال کو جہاد کا نام ہی کیوں نہ دیں۔ کیونکہ یہ لوگ خوارج کے منہج پر گامزن ہیں۔ اور مزید برآں یہ کہ ان کا کردار گھناؤنا ہے؛ جو اسلام کی صورت کو مسخ کر رہا ہے۔ اور پر امن لوگوں کو خوف زدہ کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی معصوم بے گناہوں کو قتل کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے مسلم ممالک میں ضرر اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑک رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال ہے درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر۔

ابواب کی فہرست

تقدیم از مفتی اعظم مملکت سعودی عرب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
تقدیم از جناب عزت مآب علامہ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶
عرضِ مولف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷
دین کے تین اہم اصولوں کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸
ارکان اسلام اورشہادتین کا معنی اور مفہوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰
ارکان ایمان اور ان کے فوائد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
احسان اور اس کے ثمرات کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹
توحید اور اس کے فضائل کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
ارتداد کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴
شرک کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
نفاق کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰
مشروع عبادت اور ممنوع بدعات کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۲
وضو اور غسل کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۶
نماز کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰

زکواۃ کا بیان -- ۴۸
روزے کا بیان -- ۵۱
حج کا بیان -- ۵۴
اہل سنت والجماعت کے اہم عقیدہ کا بیان -- ۵۸